بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۳

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۲۰ شوال ۱۳۶۲ھ | ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ اخاء - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سفر کے دوران میں گرد و غیرہ کی وجہ سے نزلہ کی شکایت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کل صبح بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے ہاں کل لڑکا تولد ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ ۲۰ شوال ۱۳۶۲ھ

پیغمبرانہ صفات اور مسلمان

"مسلم لیگ کے ایک ذمہ وار رکن" نے اخبار مدینہ میں لکھا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے قائدانِ کرام میں تشخص پسندی، خود بینی اور خود نمائی کے جذبات بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان میں ایثارِ نفس اور انکساری و فروتنی کی وہ اعلیٰ صفات ہوتیں۔ جو انبیاء اور اولیاء کی خصوصیت ہیں اور جن کا کچھ پرتو گاندھی جیسے بعض ہندو لیڈروں کی ذات میں نظر آتا ہے۔ تو ملتِ مسلمہ کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ملتا۔ جو مسلم لیگ کا دل سے مخالف ہوتا۔ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے معاصر مدینہ نے لکھا ہے۔ کہ "یہ پیغمبرانہ صفات ہیں ۔۔۔۔ ۔۔۔ اس لئے اگر کسی سیاسی یا معاشی مقصد کی بنیاد مذکورہ بالا پیغمبرانہ صفات پر رکھی جائے۔ تو کہنے والا یہ طنز کر سکتا ہے۔ کہ "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" یہ الفاظ کئی لحاظ سے قابل غور ہیں۔ وہ اعلیٰ صفات جو انبیاء اور اولیاء کی خصوصیت ہیں کچھ نہ کچھ گاندھی جی اور بعض دوسرے ہندو لیڈروں میں تو نظر آتی ہیں۔ مگر مسلمانوں کے کسی لیڈر میں نہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے۔ غلط مذہب کا پیرو ہو کر غلط عقائد رکھتے ہوئے اور غلط راہ پر گامزن ہونے کے باوجود گاندھی جی اور بعض دوسرے ہندوؤں کا اپنے اندر انبیاء و اولیاء کی اعلیٰ خصوصیات اور پیغمبرانہ صفات کا پیدا کر لینا اور مسلمانوں کا اسلام ایسے دین الٰہی اور سرچشمہ ہدایت کے ساتھ وابستگی کے ادعا کے باوجود اس میدان میں ہندوؤں سے پیچھے رہ جانا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو نعوذ باللہ اسلام بلحاظ راہ نمائی ہندو دھرم کی نسبت بہت زیادہ خام ہے۔ اور اس کی پیروی سے اعلیٰ صفات بالکل ہی پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اور یا پھر یہ کہ مسلمان کہلانے والے اس سے وابستگی کے جو دعوے کرتے ہیں وہ صرف زبانوں تک محدود ہیں۔ اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ وہ اس سے اسی طرح بیگانہ ہیں۔ جس طرح غیر مسلم۔ اور صحیح بات یہی ہے کہ مسلمانوں کو عملی طور پر اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اسی لئے ان کے اعمال میں وہ رنگ ظاہر نہیں ہوتا۔ جو اسلام کی پیروی پیدا کرتی ہے اور وہ ان اعلیٰ صفات سے خالی ہیں۔ جو ایک سچے مسلمان کی خصوصیت ہونی چاہیئے۔ اور جب اثرات اور نتائج کا یہ حال ہے تو پھر مسلمان اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت و برتری کا دعویٰ کس منہ سے کر سکتے ہیں۔ اصل چیز تو وہ ثمرہ ہے۔ جو کسی مذہب کی پیروی کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اور جب وہ ہی صفر ہے تو زبانی دعووں کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ ان الفاظ سے اس زمانہ کے مسلمانوں کی ایمانی حالت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور پھر معاصر مدینہ کا یہ لکھنا۔ کہ ان پیغمبرانہ صفات کا عمل میں آنا ناممکن ہے۔ اس مایوسی کی شدت کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ جو آج مسلمانوں، پڑھے لکھے، سمجھدار اور اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس کے مغز سے آشنائی کے مدعی مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ پیغمبرانہ صفات مسلمانوں میں پائی نہیں جاتیں۔ بلکہ ان کا پیدا ہونا اور اس پر کسی سیاسی یا معاشی مقصد کی بنیاد رکھنا ممکن نہیں تو پھر باقی کیا رہ گیا۔ جسے مسلمان اپنے لئے وجہِ فضیلت قرار دے سکتے ہیں؟

معاصر مدینہ نے لکھا ہے۔ اور کیا ٹھیک لکھا ہے کہ "ایک ایسا کامل انسان جس میں انسانی کمزوریاں نہ ہوں۔ یا کم سے کم کمزوریاں ہوں۔ انسانیت کے لئے سب سے بڑی نعمت اور قوم کے لئے سب سے بڑی رحمت ہے۔ لیکن یہ نعمت اور رحمت خدا کی دین ہے۔ جو محض پند و نصیحت کے زور سے پیدا نہیں کی جا سکتی" اور خدا کی دین کا مورد ہونے کا جو مدعی ہو۔ اُسے آپ ماننے بلکہ اُس کے دعووں پر غور کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ اس دین کے بارہ میں آپ سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ اور مدعی آپ کی ذہنی تصویر کے مطابق نہیں ہے۔ ادھر حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے قائد اور زعماء صفاتِ حسنہ کے لحاظ سے ہندوؤں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ پھر یہ حالت کیونکر سدھرے گی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

قادیان میں تشریف آوری

قادیان - ۱۹ ماہ اخاء - جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل بروز دوشنبہ صبح ۸ بجے کے قریب ہیلی سروس سے ڈلہوزی سے روانہ ہوئے پٹھانکوٹ سے حضور ۴ بجے بعد دوپہر بذریعہ کار قادیان دار الامان پہنچے حضور کے ہمراہ سیدہ اُم طاہر احمد صاحب۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحب۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحب اور سیدہ ام متین صاحبہ تھیں۔ نیز صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور حضور کی صاحبزادیاں بھی ہمراہ تھیں۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ساتھ واپس آئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ابھی ڈلہوزی میں ہی ہیں مقامی احباب حضور ایدہ کے استقبال کے لئے ۲ بجے سے احمدیہ چوک میں جمع ہو رہے تھے اور ایک بہت بڑا مجمع تھا۔ حضور کی تشریف آوری پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ چوک میں جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد احمدیہ کمپنی میں بھرتی کے متعلق

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اس بھرتی کے کام میں دلچسپی چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ نوجوان اس غرض کے لئے پیش کرنے چاہئیں۔ . . . . اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ پہلے بہت سے رنگروٹ ہماری جماعت کی طرف سے جا چکے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو امن اور آرام نماز کی پابندی کی نعمت اور نیکی کی تحریک اس کمپنی میں میسر آسکتی ہے۔ وہ کسی دوسری کمپنی میں میسر نہیں آسکتی۔"

ناظر امور عامہ قادیان

ایک احمدی نوجوان کی انگلستان سے واپسی

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ سید ممتاز احمد صاحب لنڈن سے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

پابندیٔ وقت

پابندیٔ وقت ایک قیمتی اصل ہے۔ جسے ترقی کی راہ میں بڑا دخل ہے۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہو کر ہم میں یہ سنہری اصل قائم ہوگا۔ کہ ہمارا ہر کام اس موقعہ پر ایک پروگرام کے ماتحت ہوگا۔ پس اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے اس اصل کو اپنا راہنما بنائیے۔ اور سالانہ اجتماع میں شامل ہو کر اس اصل کو سیکھئے۔ کہ یہی وقت کی قدر سکھاتا ہے۔ اور وقت کی قدر کرنے والے کی زمانہ قدر کرتا ہے۔ سالانہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ اخاء (اکتوبر) کو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

خاکسار۔ ناصر احمد نائب مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

اخلاقی مقابلے

اخلاقی مقابلوں کے لئے بھی آپ سالانہ اجتماع میں تیار ہو کر آئیں۔ مختلف مواقع پر کس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں آپ سے کس قسم کے اخلاق کی توقع کی جاسکتی ہے۔ مختلف سوالات اس قسم کے آپ سے کئے جائینگے آپ ان امور سے واقف ہو کر آئیے۔

خاکسار۔ نائب مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

تلاشِ گمشدہ

مندرجہ ذیل حلیہ کا ایک شخص ایک ماہ سے عدم پتہ ہے۔ اگر کسی دوست کو اس حلیہ کا آدمی ملے۔ یا علم ہو کہ وہ کہاں ہے تو فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع کر دیں۔ نام حبیب اللہ۔ قد چھوٹا۔ عمر تیس سال۔ سر پر بال کانوں تک لمبے۔ رنگ گندمی۔ پیشانی پر پھوڑے کا نشان۔ بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کا اگلا حصہ کٹا ہوا۔ (ناظر امور عامہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب اکتوبر ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۵۹۔ شیخ فیض عالم صاحب گورداسپور
۱۱۶۰۔ نور محمد صاحب ہارون کشمیر
۱۱۶۱۔ G. M. Abdul-Qadar Colombo
۱۱۶۲۔ Nabeesa Uma "
۱۱۶۳۔ ضمیر گل صاحب کوہاٹ
۱۱۶۴۔ ایک دوست سرگودھا
۱۱۶۵۔ جمیلہ خاتون صاحبہ بنگال
۱۱۶۶۔ صوفیا خاتون صاحبہ "
۱۱۶۷۔ عبدالشکور صاحب لدھیانہ
۱۱۶۸۔ صغراں بیگم صاحبہ امرتسر
۱۱۶۹۔ نذیر بیگم صاحبہ "
۱۱۷۰۔ چوہدری معراج الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۱۷۱۔ ممتاز بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۱۷۲۔ سردار محمد صاحب "
۱۱۷۳۔ علی محمد صاحب "
۱۱۷۴۔ نور بیگم صاحبہ "
۱۱۷۵۔ غفور خان صاحب ایٹہ
۱۱۷۶۔ بسم اللہ صاحبہ "
۱۱۷۷۔ دلاور خان صاحب "
۱۱۷۸۔ محمد احمد صاحب عرف نواب خان "
۱۱۷۹۔ شمو خان صاحب "
۱۱۸۰۔ رسول خان صاحب ایٹہ
۱۱۸۱۔ غفار خان صاحب "
۱۱۸۲۔ جنگو خان صاحب "
۱۱۸۳۔ بتولن بی بی صاحبہ "
۱۱۸۴۔ رفیقاً بیگم صاحبہ پٹیالہ
۱۱۸۵۔ رشیداً صاحبہ "
۱۱۸۶۔ چوہدری اللہ داد صاحب امرتسر
۱۱۸۷۔ معراج الدین صاحب "
۱۱۸۸۔ نظام الدین صاحب "
۱۱۸۹۔ گوہر بی بی صاحبہ "
۱۱۹۰۔ گوہر بی بی صاحبہ "

اخبار احمدیہ

جبل پور میں جانیوالے احمدی احباب کو اطلاع | جبل پور جانے والے احمدی احباب مطلع رہیں۔ کہ وہاں لفٹننٹ محمد یوسف صاحب کے بنگلہ نمبر ۲ بریج روڈ پر باقاعدہ جمعہ ہوتا ہے۔ اخبار الفضل بھی مطالعہ کے لئے موجود رہتا ہے۔ جو دوست آئیں ضرور ملیں۔

درخواست ہائے دعا:- (۱) فضل الرحمٰن صاحب پسر عبدالحی صاحب حیدر آباد دکن مفقود الخبر ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بخیریت واپس لائے۔ (۲) سردار احمد صاحب متھرا کا بچہ بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔

دعائے مغفرت:- (۱) فتح محمد صاحب شیخ پور کی اہلیہ صاحبہ طویل بیماری کے بعد فوت ہو گئی ہیں (۲) محمد حسین صاحب اوورسیر کی اہلیہ صاحبہ بھی فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

شکر ہے میرے نو سال پورے ہو گئے

لفٹننٹ شمیم احمد صاحب جو آجکل فیلڈ سروس پر ہیں سال نہم کا چندہ ایک سو روپیہ پہلے ہی ادا کر چکے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ سال نہم پڑھ کر آپ نے کہا کہ میں ۵۱۰ روپے مزید ارسال کر کے ایک ماہ کی آمد پوری کر دونگا۔ چنانچہ آپ کے ۶۱۰ وصول ہو چکے تھے۔ اس کے بعد آپ نے سمجھا کہ تحریک جدید میں کسی کو شامل کرنا دائمی ثواب دلانا ہے۔ کیونکہ یہ تحریک صدقہ جاریہ کے طور پر ہے پس آپ نے اپنی والدہ مرحومہ کو ہمیشہ کا ثواب دلانے کے لئے ان کی طرف سے نو سال کا چندہ ۱۴۷ دا خل کیا۔ اور اب آپ اپنا نو سالہ حساب ملنے پر لکھتے ہیں۔ آپ کا نو سالہ حساب پھر تا پھرتا مجھے آخر مل

خیمہ نصب کرنے کے لئے دو کھسیں آٹھ کھونٹیاں اور چار موٹی چھڑیاں ضروری ہیں (خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ اخاء)

کرشن اوتار کے متعلق ایک ہندو دوست کے

اعتراضوں کا جواب

(۲)

گذشتہ پرچہ میں حضرت کرشن علیہ السلام کے انسان ہونے کے بارہ میں بعض باتیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض مزید حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے :-

"متھرا میں جا کر اُنہوں نے اُگرسین کو راجہ بنایا۔ اس کے بعد ملیچھوں کے خوف کے باعث دوارو تی نگری میں چلے گئے" (بحوالہ دیوی بھاگوت پُوران سکندھ ۴ ادھیائے ۲ منقول از پُوران مت پریالوچن صفحہ ۳۹) آخر یہ خود حفاظتی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا اسی لئے نہ کہ وہ ایشور نہیں بلکہ انسان تھے؟

پھر لکھا ہے کہ جب آپ نے اُولاد پیدا ہونے کی خاطر شوجی (جو ہمارے نزدیک ایشور ہی کا نام ہے) کی بندگی کی۔ اور اس کے بعد شوجی نے درشن دیئے۔ تو اس وقت

"پپات پادیوتسیہ ڈنڈوت پریم سن یُتہ"

یعنی کرشن جی پریم کے باعث شوجی کے قدموں قدموں پر گر گئے۔ اور کہنے لگے کہ :-

"لبدا بھوتی دیویش پرارتھنا یام جگت گورد سوا ہم مایا وِ مُوڑا تما یا چے پُتر سکھم وِبھو

کہ اے معبود! مجھ کو درخواست کرتے شرم آتی ہے کہ میں مایا کے بس میں ہو کر آپ سے بیٹے کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ مجھے بیٹا دیجئے" (بحوالہ دیوی بھاگوت پُوران منقول از مُورتی پُوجا سمانسا صفحہ ۳۹)

پھر لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ شری کرشن جی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مگر کوئی نامعلوم شخص چُرا کر لے گیا۔ جب بہت سی تلاش کے بعد بھی اس کا پتہ نہ چلا۔ تو آپ نے اس وقت دُکھی ہو کر دیوی سے (جو ہمارے خیال میں خلاقِ عالم ہستی تھی) مخاطب ہو کر کہا۔ کہ :-

"اے دیوی ماتا! میں نے پہلے جنم (ہمارے نزدیک اوائل عمر) میں بہت بڑی ریاضت کرنے اور پھول وغیرہ کے ساتھ بدری بن میں آپ کی پُوجا کر کے خوش کیا تھا۔ اے ماتا کیا آپ میری اُس اخلاص مندی کو بھول گئی ہیں۔ آپ میری سُدھ کیوں نہیں لیتیں"۔

"زچہ خانہ سے کوئی دُشٹ میرے بچہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے۔ اس سے میری کتنی توہین ہوئی ہے۔ اَے ماتا! یہ میری توہین نہیں بلکہ سب سے زیادہ آپ کی ہے۔ میں آپ کا بھگت ہوں۔ اور بھگت کی مصیبت کو دُور نہ کرنے سے آپ کو ہی شرم آئے گی"۔

"جننی! میں تیرے مخفی چرتر (اسرار) کو نہیں جانتا۔ جب میں بھی تیرے چرتر کو نہیں جانتا تو دُوسرا کون جان سکتا ہے۔ میرے کسی بھی یودھا (بہادر) کو بچہ کے چُرانے والے کا پتہ نہیں لگا۔ یہ سب آپ ہی کی لیلا ہے"۔

"اس چُرائے گئے بچہ کی ماں میرے پاس اگر روز کُورنج کی طرح ماتم کرتی ہے۔ کیا آپ اس مصیبت عظمیٰ کو نہیں جانتیں۔ جننی! دُنیا کے دُکھوں سے دُکھی لوگوں کو آپ ہی نجات دینے والی ہیں" (بحوالہ دیوی بھاگوت پوران سکندھ ۴ ادھیائے ۲۴ منقول از مُورتی پُوجا سمانسا صفحہ ۳۶-۳۸)

ہر چند کہ مہا بھارت اور پُورانوں میں بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے اور بعد کے لوگوں نے شری کرشن اور دیگر بزرگوں کی طرف عجیب و غریب باتیں منسوب کر دی ہیں اور انہیں انسان سے خدا بنانے کے لئے بہت کچھ لکھ مارا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بہت سے امور باقی رہ گئے ہیں جو حقیقت حال کی نقاب کشائی کے لئے کافی مدد دیتے ہیں۔ جو لوگ ان کو خدا سمجھے بیٹھے ہیں وہ ان باتوں پر غور کریں۔ تو ان پر حقیقت واضح ہو سکتی ہے۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ کرشن مہاراج اگر خدا نہ تھے تو انہوں نے گیتا میں کیوں جا بجا اس قسم کی باتیں کہی ہیں کہ

اَے ارجن! اس دُنیا کا ماں باپ۔ سہارا اور بابا میں ہوں۔ جو کچھ پاکیزہ یا جو کچھ جاننے کے قابل ہے وہ سب اور اونکار۔ رگوید۔ سام وید یجر وید بھی میں ہی ہوں۔ سب کی حرکت۔ سب کا پالنے والا۔ مالک گواہ۔ جائے قیام۔ جائے پناہ دوست۔ باعث پیدائش۔ باعث خاتمہ۔ باعث قیام۔ خزانہ اور پیدائش کا لازوال بیج میں ہی ہوں۔ اَے ارجن میں گرمی دیتا ہوں۔ میں پانی کو روکتا ہوں۔ میں برساتا ہوں۔ میں امرت ہوں۔ اور موت۔ ست اور اَست بھی میں ہی ہوں" (گیتا ۹/۱۶-۱۹)

"اے ارجن!) مجھ میں من لگا۔ میرا بھگت ہو۔ میری پُوجا کر! اور مجھے نمسکار (سجدہ) کر اس طرح میرا آسرا لیکر یوگ کا ابھیاس (مشق) کرنے پر تو مجھے ہی پائے گا" (گیتا ۹/۳۴)

تو یاد رکھنا چاہیئے کہ گیتا میں جو باتیں شری کرشن کی زبان سے ادا ہُوئی ہیں وہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے تھیں، کورو کیشتر کے میدان میں ارجن جن کا مخاطب تھا وہ بیشک شری کرشن ہی تھے۔ مگر اس موقع پر جو نصائح کی گئیں جو ہدایات دی گئیں، جو اسرار و رموز ظاہر کئے گئے وہ اس بالاتر ہستی کی طرف سے تھے جو کرشن جی کو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجنے والی تھی۔ اسوقت کرشن نہیں بلکہ کرشن کی زبان سے خدا کلام کرتا تھا اور یہ خدا ہی کا قول ہے کہ میں ہی سب کی پیدائش اور فنا کا باعث ہوں۔ میں ہی سب کا پالنے والا اور پرورش کرنے والا ہوں اور میں ہی معبود اور عبادت کے لائق ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شری کرشن کا کلام ہے۔ لہذا وہی مالک دو جہاں اور خالق ارض و سما ہیں۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔

جس وقت شری کرشن جی کی زبان سے اس قسم کی باتیں ادا ہو رہی تھیں۔ اس وقت وہ خاص یوگ اور مراقبہ کی حالت میں تھے۔ اور اس وقت وہ اپنے اختیار اور اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتے تھے۔ بلکہ خود خدا کے الہام کردہ الفاظ ہی دہرا رہے تھے۔ پس اس خاص حالت کے کلام کو شری کرشن کا کلام سمجھنا غلطی ہے۔ چنانچہ ہم اپنی تائید میں خود شری کرشن جی مہاراج ہی کا قول پیش کرتے ہیں۔

مہا بھارت اشومیدھ پرب ادھیائے ۱۶ کے انو گیتا پرب میں شری کرشن اور ارجن کا جو مکالمہ درج ہے۔ اس میں ارجن شری کرشن جی سے کہتے ہیں۔ کہ مہاراج آپ نے جنگ کے آغاز میں جس گیتا کا مجھے اپدیش دیا تھا وہ میں بھول گیا ہوں۔ اس لئے آپ دوبارہ وہی سنا دیجئے۔ جس پر شری کرشن نے فرمایا کہ اے دوست میں نے اس موقعہ پر جو اپدیش کیا تھا۔ اس کا اب اسی طرح دوہرانا میری طاقت میں نہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس وقت میں نے یوگ یُکت (الہامی حالت میں) ہونے کے باعث ہی تمہیں اس کا اپدیش کیا تھا۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

نہ شکیم تن میا بھُویہ تتھا دکتم شیشتہ
پرم ہی برہم کتھتی تم یوگ یُکتین تن میا

اگر کہا جائے کہ اس شلوک کا یہ مطلب نہیں۔ تو اس کے لئے ہم دو نامی پنڈتوں کا ترجمہ بھی نقل کئے دیتے ہیں۔

شری پنڈت پنچانن جی ترک رتن لکھتے ہیں کہ

"اے دوست میں نے تمہیں گوڑھ (گہرے) ساتن دھرم تو (راز) کا اپدیش کیا تھا۔ تم اسے بھول گئے۔ یہ اچھا نہیں کیا۔ میں اب دوبارہ اسے مکمل صورت میں نہیں کہہ سکتا۔ وجہ یہ کہ اس وقت میں نے یوگ یُکت ہو کر تمہیں اس برہم گیان کا اُپدیش کیا تھا"۔ (رسالہ کلیان کرشن نمبر صفحہ ۲۲۴)

شری ہرنیدر ناتھ دت بی۔ اے۔ بی۔ ایل ویدانت رتن لکھتے ہیں۔ کہ

کورو کشیتر کے جنگ کے بعد شری کرشن جب دوارکا جانے لگے۔ تو اس وقت ارجن نے کہا۔ اے کیشو کورو کشیتر کے میدان جنگ میں آپ نے مجھے جو اپدیش دیا تھا۔ چت بھرم ہو جانے کے باعث میں اسے بھول گیا ہوں آپ مجھے دوبارہ وہی اپدیش دیجئے۔ جس کے جواب میں شری کرشن کہتے ہیں۔

اے ارجن! میں نے یدھ کشیتر میں تمہیں پر برہم (خدا) کے بارہ میں جو اپدیش دیا تھا۔ اس وقت میں یوگ یُکت (مراقبہ یا الہامی حالت میں تھا۔ لہذا اس وقت وہ ساری باتیں میری یاد میں نہیں آوینگی"

(رسالہ کلیان کا کرشن نمبر صفحہ ۱۳۱)

"اگر شری کرشن خدا ہوتے۔ اور گیتا میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ خالصتہً انہی کا کلام ہوتا تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اس کو بعد میں دوہرا نہ سکے۔ اور یہ کہا کہ اب اس کا پوری طرح دوہرانا میری طاقت سے باہر ہے۔ جب وہ خود خدا تھے۔ علیم کُل اور خالق کائنات تھے۔ تو ان کے لئے گیتا کا دوہرانا کیا مشکل تھا۔ اس لئے یہی ماننا ٹھیک اور درست ہے۔ کہ وہ خدا نہ تھے۔ بلکہ خدا کے نبی تھے۔ اور ان کا یہ فرمانا کہ جس وقت میں نے ارجن کو اپدیش دیا تھا۔ اس وقت ان کا انکار اس امر کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کہ وہ ملہم تھے۔ خدا نہ تھے۔ اگر وہ خدا ہوتے۔ تو اس موقعہ پر یوگ کی حالت چہ معنی؟ کیا خدا کو بھی مراقبہ

لے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ موجودہ گیتا میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کا سب میدان جنگ میں ایشور کی طرف سے الہاماً نازل ہوا تھا۔ یہ نہیں بلکہ صرف وہی باتیں ایشور کا الہام سمجھی جائیں جو اس معیار پر پوری اتریں۔ باقی کی باتیں بعد کے لوگوں کی ملائی ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے گیتا اپنی اصلی حالت میں نہیں رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستانی نشرگاہوں سے تقریریں اور احمدی احباب

احباب کرام معمولی بات سمجھ کر تساہل اور بے پروائی سے کام نہ لیں۔ اس وقت قریباً دو لاکھ ریڈیو سیٹ ہندوستان میں موجود ہے اور ان سے جو پراپگنڈا ہوتا ہے۔ اس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ ہمارے دوستوں کو بھی اس سے کام لینا چاہیئے۔ خدا جزائے خیر دے پروفیسر محمد اسلم صاحب کو آپ نے لاہور سے نہایت مفید علمی تقاریر براڈ کاسٹ کی ہیں۔ پچھلے دنوں فلسفۂ اخلاق و نیکی و بدی پر جو مکالمہ نشر ہوتا رہا۔ وہ ہزارہا صفحات کے گہرے مطالعہ کا نتیجہ تھا۔ افسوس ہے کہ احباب جماعت نے جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بعض اوقات ریڈیو پر ضروری سے ضروری بات اور مشکل سے مشکل امر کا خلاصہ پندرہ بیس منٹ میں بدلائل موثر طریق پر پیش کیا جا سکتا ہے

آج کل کے تعلیمیافتہ نوجوانوں پر ڈاکٹر اقبال بہت چھا رہے ہیں۔ وہ ان کے ایک ایک شعر کو اپنے مضامین آیات قرآنی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے معانی و مطالب کے بیان میں اس حد تک آگے گذر جاتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے بعض مداحوں کو بھی اس پر اعتراض ہے۔ اب غیر مسلموں کے ذریعے تقاریر شروع ہو رہی ہیں۔ کتابیں تو کئی چھپ چکی ہیں۔ جن میں ڈاکٹر اقبال کو ان کی موت کے بعد ہادی و مجدد ثابت کئے جانے لگا ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے اسلام اور سائنس پر جو لیکچر مرتب کئے۔ اور جو کتابی صورت میں چھپے ہیں۔ اسے گذشتہ پانسو برس میں پہلی و آخری تصنیف قرار دیا جا رہا ہے ان کے مرتب کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف کو علاوہ اس علم کے انہیں احمدی بزرگوں کی صحبت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے حاصل ہو چکا تھا۔ حضرت علامہ نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول سے استفادہ کیا۔ اور خط و کتابت کے ذریعہ بہت سے مسائل کو حل کروایا۔ حضرت حکیم الامۃ کا فیضان علمی عام تھا۔

آپ نے ان خطوط و جوابات کی نقل نہیں رکھوائی۔ اور نہ ہمیں زیادہ علم ہو سکا۔ ورنہ میں بتاتا۔ کہ جو خوبیاں ان کی کتاب میں ہیں ان کا ماخذ کیا ہے۔

حال ہی میں قاضی محمد اسلم صاحب نے انہی موضوعات پر اعلیٰ درجے کے علمی لیکچر مدراس میں کامیابی کے ساتھ دئیے ہیں۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ ان کے مطالب و حقائق اردو میں کسی نشرگاہ کے ذریعے شائع فرما کر افادۂ عام کا ثواب لیں۔ علاوہ ازیں ہمارے کئی دوست غیر ممالک جاپان۔ چین۔ عراق و فلسطین و شام۔ جرمنی و انگلستان امریکہ۔ ہنگری۔ رومانیہ۔ اطالیہ کابل افغانستان میں رہ چکے ہیں۔ ان ملکوں کے معاشرتی۔ تاریخی۔ مذہبی و تمدنی حالات وغیرہ پر بہت عمدہ تقریریں کر کے تبلیغی راہوں کے کھولنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ (اکمل)

پنجاب میں جرائم کی کمی

۱۹۴۲ء کے دوران میں صوبے میں سال گذشتہ کی بہ نسبت جرائم کم رونما ہوئے۔ اور زہر خورانی کی وارداتیں بھی کم ہوئیں۔ یہ نتیجہ حکومت پنجاب کے کیمیکل اگزامینر کی سالانہ رپورٹ پر مبنی ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران میں تقریباً ۲۰۰۴ وارداتوں کے متعلق کارروائی کی گئی۔ اور سال گذشتہ سے یہ تعداد بقدر ۶۰۰ کم ہے۔ یہ کمی زہر خورانی، خون کے دھبوں اور عام تجربہ کی مدات کے ماتحت مساوی طور پر واقع ہوئی۔ ان وارداتوں میں متعلقہ اشیاء کی تعداد گیارہ ہزار تھی۔ سال مذکور میں انسانوں کو زہر دینے کی ۵۰۸ مشتبہ وارداتوں میں سے (۱۹۴۱ء میں ان کی تعداد ۶۹۹ تھی) ۲۳۴ کی صورت میں زہر پایا گیا۔ سب سے زیادہ افیون استعمال کی گئی۔ جس کے متعلق وارداتوں کی تعداد ۱۰۵ تھی۔

انسانوں کو زہر دینے کی مشکوک وارداتیں سب سے زیادہ لاہور میں واقع ہوئیں۔ انکی تعداد ۱۰۸ تھی۔ اس کے بعد امرتسر جہاں ان کی تعداد ۴۱ تھی۔ ناجائز طور پر کشید کردہ شراب کے نمونوں میں بھی لاہور پیش پیش رہا۔

۱۹۴۲ء کے دوران میں مویشیوں کو زہر دینے کی مشتبہ وارداتوں کی تعداد ۳۶ تھی اور اس کے بالمقابل سال ماسبق میں ان کی تعداد ۴۲ تھی۔ ان میں سے سب سے زیادہ تعداد کا تعلق لاہور اور راولپنڈی سے تھا۔ یعنی چھ لاہور میں اور چھ راولپنڈی میں۔

سال مذکور کے دوران میں گھی کے جو ۳۲۲ نمونوں کا معائنہ کیا گیا۔ ان میں سے ۲۷۷ میں ملاوٹ پائی گئی۔ اور پٹرول کے ۴۸ نمونوں میں سے ۳۰ آمیزش والے تھے۔ نیز ایسی متعدد وارداتوں کے متعلق بھی کارروائی کی گئی جن میں تیزابوں کی وجہ سے لیٹر بکسوں میں

وصیت

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

۱۱۶۷۵ منکہ سردار بیگم بٹ بیوہ محمد حسین صاحب مرحوم بٹ عمرہ ۵۴ سالہ تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اپنے بیٹوں کے پاس رہتی ہوں جو میرے کفیل ہیں۔ میری کل جائداد اس وقت ایک مکان ہے۔ جو قادیان محلہ دارالرحمت میں واقع ہے۔ مکان پکا ہے اور ایک کنال زمین میں ہے۔ گو اس کی پوری قیمت کا اندازہ میں یہاں سے نہیں لگا سکتی۔ لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- سردار بیگم بٹ وصیہ

گواہ شد عبداللہ مصطفیٰ۔ گواہ شد محمد اسلم بٹ پوسٹ بکس نمبر ۵۵ نیروبی۔ گواہ شد محمد اکرم خان غوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئین ٹیبلٹس ٹکیاں ملیریا سے بچنے کے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہے! (۱۰۰ ٹکیہ دو روپے) محصولڈاک ۹ / دو شیشی تک

دی کوئین سٹور قادیان

متفقہ فیصلہ

دنیا کے بڑے بڑے اطباء اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ اسی فیصدی بیماریاں دانتوں کی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ تپدق اور سل جیسی مہلک امراض کا ایک سبب پائیوریا ہوتا ہے۔

عزیز کار بالک منجن

خدا کے فضل سے دانتوں کی تمام بیماریوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے اور دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ غیر ملکی ڈنٹل کریموں کے مقابلہ میں بہت ارزاں۔ یعنی قیمت فی اونس ایک روپیہ۔ پانچ اونس کے خریدار کو ڈاک کا خرچ معاف۔ لوکل ایجنٹس:-

(۱) کریم میڈیکل سٹورز (۲) افضل برادرز (۳) جنرل سروس کمپنی (۴) شیخ محمد اکرام صاحب تاجر

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

سیڈوٹین

کے متعلق مشاہیر حکماء کی یہ رائے ہے کہ یہ ہسٹیریا۔ مرگی۔ تشنج۔ بے خوابی ام الصبیان وغیرہ تمام دماغی اور اعصابی امراض کے لئے نہایت زود اثر اور بہترین دوا ہے۔ سیڈوٹین کی شہرت عامہ کا باعث اس کی بہترین قوت عمل ہے

قیمت ۱۰ یوم کی خوراک ۵/۸/-

دواخانہ طب جدید متصل ڈاکخانہ قادیان

اکسیر ملیریا

کے متعلق آپ نے کئی ایک تصدیقات کی ہیں۔ ابھی بیسیوں اور پیش کی جا سکتی ہیں۔ آپ بھی آزما کر دیکھ لیں۔ کہ ملیریا کا یہ کس قدر کامیاب علاج ہے کیسی گذشتہ اشاعت میں کتابت کی غلطی سے "اکسیر ملیریا" کی قیمت عہ کی سو گولیاں چھپ گئی تھی۔ حالانکہ قیمت عہ کی سو گولیاں ہے۔ کوئی دوست سو گولی فی روپیہ کا مطالبہ کر کے وقت ضائع نہ فرماویں۔ کیونکہ اسکے مطالبہ کی تعمیل نہیں ہوگی:: طبیہ عجائب گھر قادیان

51

Make your dreams come true –

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE INDIAN AIR FORCE WILL MAKE YOU AN EXPERT TECHNICIAN

LACK of opportunity in times of peace has prevented many a talented young man from attaining the height of his ambition.

But today opportunities exist as never before for a young man of average education to learn a career and climb to the top of the ladder. NOW is the time for you to start.

The Indian Air Force offers to train men to become expert technicians. If you are between 18 and 38, if you are physically fit and if your education is up to Matriculation or S.S.L.C. standard and you know English, there is a good job waiting for you in the I.A.F. You will learn a trade and be equipped to fill an important job in prosperous, post-war India.

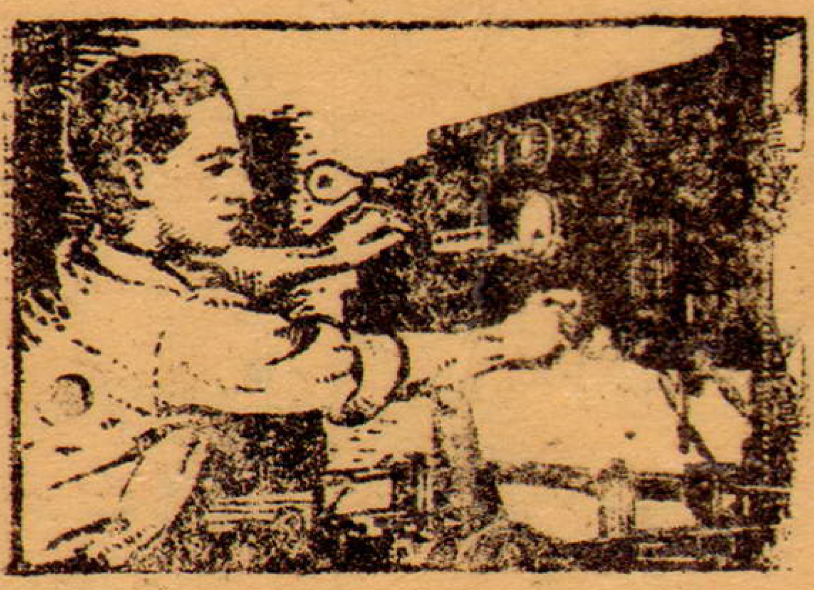

A CAREER IN PEACE TIME. It costs you nothing — in fact you receive handsome remuneration, varying from Rs. 40/– to Rs. 68/– per month to start, depending on the trade you choose, rising to a possible Rs. 265/– plus allowances.

You are given free quarters, free bedding, free uniform and free food. Once initial training is over, you become according to your wishes, an armourer, an electrician, a wireless operator, a flight mechanic, or any other specialist. The more adventurous can volunteer as air-gunners.

DECIDE NOW to serve your country, earn good pay and assure yourself of a career when peace comes.

All you have to do is to apply to one of the Technical Recruiting Offices listed in the panel alongside.

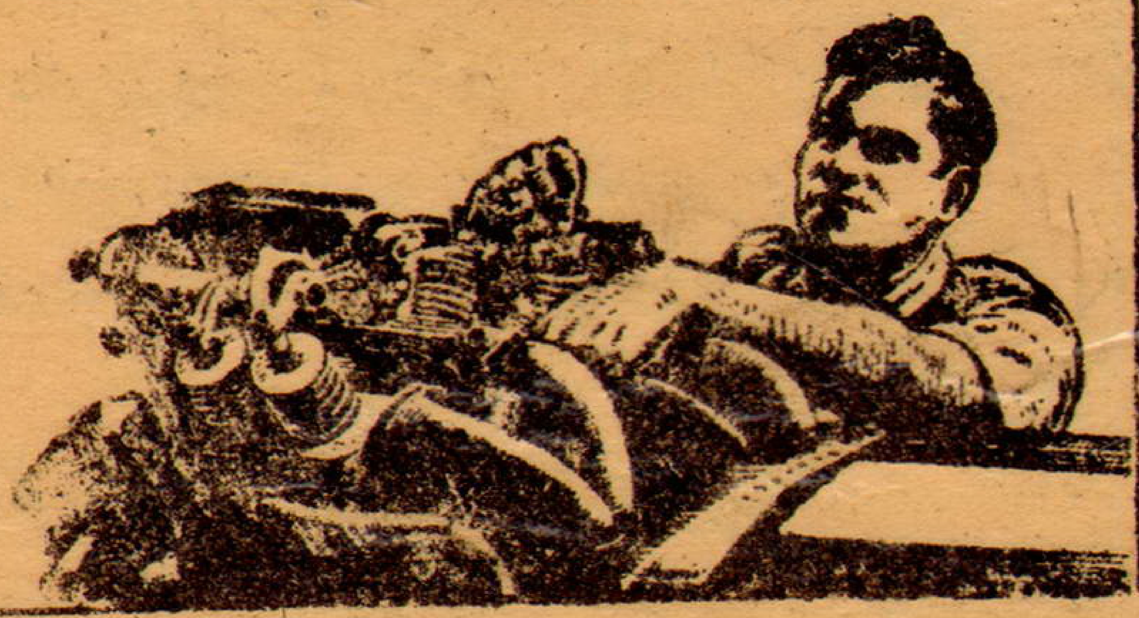

APPLY to your nearest Technical Recruiting Office NOW

LAHORE. 30, Davis Road.
RAWALPINDI. Old N.W. Army Enclave, Gwynn Thomas Road.
JHELUM. Jada Road.
SARGODHA. No. 2, Civil Lines.
PESHAWAR. Jamrud Road.
CAMPBELLPORE. Opposite Supply Depot.
ABBOTTABAD. Hotel House.
HYDERABAD (Sind). Bungalow No. 12, near Khai Band Club.
QUETTA. Block No. 2, Stewart Road (Opp. Baldlit).
KARACHI. 10/1, Fowler Lines, Saddar.
SIALKOT. Krishna Lodge, near Bhed Nala Bridge, Kutchery Road.
JULLUNDUR CANTT. 1, Cantonment.
AMBALA. 31, [illegible] Road, near Butchery, Cantonment.
LUDHIANA. [illegible] Road.
ROHTAK. Circular Road.
GUJERAT. Residence of Ch. Asghar Ali, M.L.A.
MULTAN. Old Civil Lines.

JOIN THE INDIAN AIR FORCE

REMEMBER—Good I.A.F. Airmen are always eligible for promotion to Commissioned Ranks.

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ڈیرہ دون ۱۰ر اکتوبر۔ ایجوکیشنل ایڈوائزری بورڈ کا ایک اجلاس یہاں منعقد ہوا تھا جس میں مابعد جنگ کے ہندوستان کے لئے کئی ایک تعلیمی سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائی بنیادی تعلیم پر سالانہ ۲ ارب روپیہ خرچ کیا جائے۔ ہندوستان میں قومی ہائی سکول قائم کئے جائیں۔ مختلف یونیورسٹیوں میں میل جول پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ سکیمیں چالیس پچاس سال میں ختم ہوں گی اور ان پر ۱۳ ارب ۱۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور سیلون جانے والی ایک شلنگ تین پنس والی ایئر میل سروس موجودہ حالات میں بہت دیر کے بعد منزل مقصود تک پہنچتی ہے۔ اگرچہ حکومت کا ہرگز یہ خیال نہیں کہ اس سروس کو منقطع کر دیا جائے۔ پھر بھی حکومت کی طرف سے عام پبلک سے التماس کی گئی ہے کہ تا اگلے نوٹس تک ایک شلنگ تین پنس والی ایئر میل کے ذریعہ چٹھیاں نہ بھیجیں۔

لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ ملک معظم نے قصر بکنگھم میں کل روس کے نئے سفیر متعین برطانیہ ایم فیوڈور گوسیف کو شرف باریابی بخشا۔ سفیر موصوف نے ملک معظم کی خدمت میں اپنی دستاویز تقرری پیش کیں۔

عدیس آبابا ۱۰ر اکتوبر۔ شہنشاہ ہیل سیلاسی فرمانروائے ابی سینیا نے رائٹر کے نمائندہ خصوصی کی ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ بڈوگلیو گورنمنٹ نے اب اپنے پرانے ساتھی جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ شکست خوردہ بڈوگلیو اب یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ جرمنوں کو اطالیہ سے نکال دیا جائے۔ مگر بڈوگلیو کے اس اعلان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اطالیہ نے حبشہ۔ البانیہ۔ یونان۔ فرانس اور یوگوسلاویہ پر جو مظالم توڑے ہیں۔ ان کی یاد محو ہو جائے۔ یا اطالیہ کو مجرم قرار نہ دیا جائے۔

سینٹ لوئس (امریکہ) ۱۸ر اکتوبر۔ مسٹر وینڈل ولکی سے ایک اخباری نامہ نگار نے استفسار کیا۔ کہ آیا وہ باقاعدہ طور پر اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ وہ صدارت جمہور کے لئے امیدوار کھڑے ہوں گے۔ مسٹر وینڈل ولکی نے جواب دیا۔ کہ مجھے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یقیناً میرے دل میں بہت سے خیالات ہیں اور میں چاہتا ہوں۔ کہ میری پارٹی ان پر عمل کرے اگر میری پارٹی پر میرے خیالات کا اثر ہوا۔ تو اس صورت میں یقیناً میں یہ چاہوں گا کہ پارٹی مجھے اپنی طرف سے کھڑا کرے۔

لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ چنگنگ ریڈیو سے یہ اطلاع نشر کی گئی ہے کہ امریکہ میں طیارہ سازی کے لئے ایک کارخانہ کے دوبارہ قیام کی تجاویز وضع کی جا رہی ہیں۔ یہ کارخانہ چین کیلئے ہوگا۔ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امریکہ کے چینی ادارے اور وہاں مقیم چینی باشندے کوشش کر رہے ہیں۔ اس کارخانہ کا انتظام ڈوگلس ایئر کرافٹ کمپنی کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو چینی طلبا کو اس میں طیارہ سازی سکھائے گی۔

کراچی ۱۷ر اکتوبر۔ اخبار "آبرنور" کے پبلشر سے حکومت سندھ کی طرف سے پریس ایمرجنسی پاور ایکٹ ۱۹۴۳ء کے ماتحت ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے۔ جس کی رو سے ان کو ۲۱ر اکتوبر تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے پاس ۲ ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کرا دینے کا حکم دیا گیا۔ یہ ضمانت اخبار مذکور میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "امپیریلزم اور سلطنت" کی بنا پر طلب کی گئی ہے۔

دہلی ۱۹ر اکتوبر۔ ہندوستان کے نئے وائسرائے مارشل لارڈ ویول کل تیسرے پہر اپنے ذاتی سٹاف کے ساتھ یہاں پہنچ گئے ۳۱ توپوں نے آپ کی آمد پر سلامی دی۔ آپ کے استقبال کے لئے ہوائی میدان میں جنرل آکن لک اور دوسرے بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ یہاں سے آپ وائسرائیگل لاج گئے۔ جہاں پر لیڈی اور لارڈ لنلتھگو نے آپ کا استقبال کیا۔

لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ کل رات بھر انگریزی بمباروں نے مغربی یورپ پر حملے کئے۔ شمالی فرانس پر بھی جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔ تین جرمن فائٹر گرائے گئے۔ ایک جگہ دشمن کے بجائے ہوائی جہاز تھے۔ جو اتحادی طیاروں کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ ہالینڈ کے کنارے پر دشمن کے جہازوں کو بھی نشانہ بنایا۔ پرسوں رات انگریزی بمباروں نے برلین پر حملہ کیا۔ نیز دشمن کے سمندر میں سرنگیں بچھائیں۔ امریکی ہوائی جہازوں نے بھی شمالی فرانس میں جا کر دشمن کو نقصان پہنچایا۔

دہلی ۹ر اکتوبر۔ ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ لیڈی لنلتھگو نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم اس غرض سے دی ہے۔ کہ جو ہندوستانی جنگ میں کام آئیں۔ ان کے بچوں کو اس سے وظائف دیئے جائیں۔

ماسکو ۱۹ر اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جو کانفرنس ماسکو میں تینوں حکومتوں کے درمیان ہونے والی ہے۔ اس کے لئے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکن وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل کل ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ اور وزیر خارجہ موسیو مالٹوف نے ان کا استقبال کیا۔

لنڈن ۱۹ر اکتوبر۔ اٹلی کی لڑائی کے متعلق اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ پانچویں امریکن فوج والٹرنو دریا کے اس پار دریا کے ساتھ ساتھ دشمن کے ستونوں کا صفایا کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ادھر دوسرے اتحادی دستے کیپوا کے علاقے میں شمال کی طرف دشمن کو دھکیل رہے ہیں۔ کثیر اتحادی فوجیں میدانی علاقے میں ہیں۔ لیکن جرمن دستے پہاڑی اور جنگلی علاقے میں ہٹ گئے ہیں۔ اور ایک اہم پہاڑی پر اپنی فوج جمع کر رہے ہیں۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جرمن اب جو مورچے بنائیں گے یہ پہاڑی ان کے لئے بہت ممد ہوگی۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ والٹرنو دریا میں امریکی انجینئروں نے بعض اور پل بنا لئے ہیں۔ جن سے امریکن فوجوں کو کمک پہنچنے میں اور آسانی ہو گئی ہے۔

ماسکو ۱۹ر اکتوبر۔ ماسکو کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجیں ڈنیپر دریا کے جنوبی علاقے میں کامیابی سے آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور مزید ۲۲ گاؤں اور قصبوں پر قبضہ کر چکی ہیں۔ انہوں نے کریمنچک کے محاذ پر جرمن صفوں میں جو دراڑ ڈالی تھی۔ اس کے نتیجہ میں جرمن اور پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اب روسی جتنا آگے بڑھتے جا رہے ہیں اتنی ہی لڑائی بھیانک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ سفید روس میں روسیوں نے لویا کے نئے حملے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ مقام گومیل سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

واشنگٹن ۱۹ر اکتوبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ جنوبی بحرالکاہل میں اتحادی ہوائی جہاز چند دن سے خوب سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ کل بھی انہوں نے نیو برٹن کے پاس سخت حملے کئے۔ ایک جاپانی تجارتی جہاز کو بموں کا نشانہ بنایا۔ سالومنز میں میدانی فوجوں نے کاہیلی پر قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۱۹ر اکتوبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ کل پھر انگریزی بمباروں نے برما میں مانڈلے کے علاقے میں خوب بم گرائے اور کئی عمارتوں کو نقصان پہنچایا۔ دریائے چندون اور اراودی میں بھی کئی حملے کر کے بہت سی کشتیوں کو ڈبو دیا۔ بعض کو آگ لگ گئی۔ دو بجرے بھی تباہ کر دئے۔ جنوبی برما میں بھی دشمن کی چوکیوں اور فوجی چھاؤنیوں پر بہت نزدیک سے بم گرائے جس سے دشمن کو بہت نقصان پہنچا۔ ان حملوں

موتی دانت پوڈر جملہ امراض دندان کیلئے تریاق ہے قیمت دو ڈاوٹس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے (ایک روپیہ)
ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی
"فضلِ الٰہی"
دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس ۱۵ روپیہ
مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اشٹرا کی گولیاں دکھائیں جن کا نام
"ہمدرد نسواں"
ہے تاکہ بچہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah